REGD. NO. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — فی پرچہ دس پیسے

۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۲/۱۷ | ۳۱ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۳۱ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان نفس کی خوشحالی کے واسطے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا محتاج ہے

دنیا کی بھلائی کے ذریعہ انسان آخرت کے لئے کچھ کرسکتا ہے اسی لئے دنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں

عشاء کی نماز سے قبل جب حضرت اقدس نے مجلس فرمائی تو سید ابو سعید صاحب عرب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کے کیا معنے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

" انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں اُن سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ تو دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے خُلق الانسان ضعیفاً۔ ایک ناخن میں ہی درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے۔ میری زبان کے نیچے ذرا درد ہے اس سے سخت تکلیف ہے۔ اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے۔ جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں تو دنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور فی الاٰخرۃ حسنۃ میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے۔ اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے آخرت کی بھلائی ہی مانگو صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کرسکتا ہے اور اسی لئے ہی دنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں کہ درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت۔ عزت۔ اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمال صالحہ اس کے ہوں تو امید ہوتی ہے کہ آخرت بھی اس کی اچھی ہوگی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

" آج رات کچھ وقت بے خوابی کی شکایت رہی۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی رہی۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسجد مبارک میں درس الحدیث

ربوہ ۳۰ جنوری۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں مسجد مبارک میں قرآن مجید کے خصوصی درس کے علاوہ حدیث شریف کا درس بھی شروع ہو گیا ہے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ روزانہ نماز فجر کے بعد حدیث شریف کا درس دیتے ہیں۔

مجلس مشاورت کے لئے تجاویز

مجلس مشاورت ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوگی۔ اگر کسی جماعت کے نزدیک کوئی تجویز شوریٰ میں رکھی جانی مناسب ہو تو اپنی جماعت کے اجلاس میں پیش کرکے جماعت کے فیصلہ کے ساتھ معین تجویز ۲/۶۳-۶-۰ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد پہنچنے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ربوہ میں اوقاتِ سحر و افطار

دن	انتہائے سحر	وقت افطار
۴ رمضان بروز بدھ	—	۵ - ۴۲
۵ " " جمعرات	۵ - ۳۸	۵ - ۴۳

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول

رمضان کا مبارک ماحول

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت شیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذالک کل لیلۃ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کا کوئی دروازہ مطلقاً کھولا نہیں جاتا جنت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے بدی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی رمضان کے مہینہ میں روزانہ ہوتی ہے

تشریح: اللہ! اللہ!! ماہ رمضان کی فضیلت اور روزوں کے فضائل پر یہ حدیث کیسی جامع و مانع ہے۔ انداز بیان کیا پر شوکت اور ایمان افزا ہے اور فطرتی بلاغت سے مالا مال۔ یہ ایام کیسے ہی بابرکت ہیں ماحول میں یکایک تبدیلی آجاتی ہے۔ ہر طرف ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم۔ درس قرآن میں شمولیت تراویح اور تہجد کی نمازوں میں حاضری۔ امراء فقراء کی خدمت پر مامور کر دئے جاتے ہیں۔ جن کو توفیق ہوتی ہے اور حالات اجازت دیتے ہیں وہ اعتکاف جیسی نعمت اور روحانی چلہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ الغرض یہ مہینہ ہر لحاظ سے نیکی اور تقویٰ کی منادی کر رہا ہوتا ہے۔ روزہ کی پابندیاں ہر مومن سے صبر۔ ایثار۔ ضبط نفس۔ عفو۔ حلم اور اعتدال کا مطالبہ کرتی ہیں۔ بدقسمت ہے وہ شخص جو اس مبارک ماحول اور ان پاکیزہ ایام کے فضائل و خصائص سے کماحقہ فائدہ نہ اٹھائے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کسی بھائی کو دوسرا رمضان دیکھنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو۔ ؎

دقات قلب المرء قائلۃ لہ
ان الحیاۃ دقائق وثوانی

دل کی دھڑکنیں انسان کو ببانگ دہل مخاطب کر رہی ہوتی ہیں کہ زندگی چند منٹوں اور سیکنڈوں کا نام ہے۔

(طالب دعا شیخ نور احمد منیر عفی عنہ)

طلبائے جامعہ احمدیہ سے مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب کا خطاب

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ۲ جنوری کے منعقدہ ایک اجلاس میں مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے طلبائے جامعہ احمدیہ اور ان کے مقام پر ایک نہایت مؤثر لیکچر دیا۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت سے کیا گیا جس کے بعد محترم مرزا صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو بروئے کار لانے میں جامعہ احمدیہ کو نہایت اہم حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے تحدیث نعمت کے طور پر بتایا کہ اپنے طبعی رجحان کی وجہ سے آپ کو جامعہ کے ساتھ گہرا لگاؤ رہا ہے۔ بارہا زندگی وقف کرنے کی درخواست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں پیش کی۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق باقاعدہ وقف زندگی کا خواب شرمندہ تعبیر تو نہ ہو سکا تاہم اللہ تعالے نے دوسرے رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشی۔ آپ نے بتایا کہ میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جتنا وقت دنیوی کام میں صرف کیا جائے۔ اس سے زیادہ وقت جماعتی اور دینی کاموں میں لگایا جائے۔ آپ نے فرمایا طلبائے جامعہ پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ دنیوی آرام و آسائش کے میسر نہ آنے کی وجہ سے وہ غریب ہیں۔ ان کا درجہ بہت بڑا اور مقام بہت بلند ہے بشرطیکہ وہ اپنے ۲

تاریخ احمدیت کی تیسری جلد (۳)

از جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ــــــ لاہور

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محفل سُونی ہوتی جا رہی ہے۔ چند ٹمٹماتے دئے ہیں اور وہ بھی چند۔ تاریخ احمدیت کی یہ چلتی پھرتی تصویریں کچھ عرصہ بعد معدوم ہو جائیں گی اسی جذبہ سے متاثر ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تاریخ احمدیت کی ترتیب کا حکم دیا اور یہ کام اپنی ذاتی نگرانی میں ادارۃ المصنفین کے سپرد کیا۔ بحمد اللہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی تاریخ تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ آخری جلد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کی خدمت میں پیش کر دی گئی تھی۔

قوموں کی زندگی ایک حد تک اپنی تاریخ سے وابستگی پر منحصر ہے اور اپنی نسلوں کو تاریخ سے آگاہ رکھنا ہمارا اولین فرض ہے۔ یہ ایک نہایت نازک ذمہ داری ہے اور اگر ہمارا احساس یہ ہو کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنی تاریخ سے پوری آگاہی نہیں تو ہمیں فکرمند ہونا چاہیئے اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے تاریخ احمدیت کی تینوں جلدیں انہیں پڑھنے کو دیجئے اور اہتمام کیجئے کہ وہ انہیں پڑھ لیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ بلا مبالغہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کا مطالعہ ان کے لئے بیحد مفید و بابرکت ہوگا۔

چوتھی جلد خلافت اولیٰ کے عہد کے متعلق زیر ترتیب ہے جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ صحابہ کی مجلس قریب قریب سُونی پڑی ہے۔ ادارہ کو مواد کی فراہمی میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ میں تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں جو معلومات یا مواد ان کے پاس ہو وہ ادارۃ المصنفین ربوہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ کوئی ضروری امر چھوٹ نہ جائے اور ان کا ایسا مواد بہم پہنچانا ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔ جس سے آئندہ نسلیں فائدہ اٹھاتی چلی جائیں گی اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور ہمارا ہر سانس اس کی رضا میں گزرے۔ اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

(خاکسار بشیر احمد عفی عنہ)

انصار اللہ بجٹ بھجوائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا پہلا مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ بہت کم مجالس نے اپنے ۶۳ء کے بجٹ بھجوائے ہیں۔ مجالس جلد توجہ کریں۔ ناظمین علاقہ و ضلع اور زعماء اعلیٰ مہربانی فرما کر اس امر کا جائزہ لے لیں۔ کہ کیا ان کے حلقہ کی تمام مجالس بجٹ بھجوا چکی ہیں۔ اگر کسی مجلس نے ابھی تک بجٹ نہ بھجوایا ہو۔ تو اب بھجوا دیا جائے۔ جزاکم اللہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

---

۲ آپ کو علوم دینیہ سے آراستہ اور اپنے اندر روحانی اقدار کو اجاگر کریں۔ اس زمانہ میں مادیت کی کشش ہی زیادہ تر وقف زندگی میں مانع ہے۔ حصول زر اور دنیوی جاہ و حشمت کو زندگی کا مقصد بنا لیا گیا ہے۔ لیکن اگر اس زندگی کا تجزیہ کریں تو یہی معلوم ہوگا کہ مادہ پرستی درحقیقت خوشامد۔ لجاجت اور ذلت کی زندگی کا دوسرا نام ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو جلیل القدر اصحاب حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بزرگ سادہ زندگی بسر کرتے تھے باایں ہمہ علم و فضل کا ایک بحرِ ذخار تھے۔ طلبائے جامعہ احمدیہ کو بھی چاہیئے کہ اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے صحابہ عظام کے نقش قدم پر طبیعت میں استغناء پیدا کریں۔ دنیاداروں کا مقابلہ نہ کریں کہ ان کے اموال معرض زوال میں ہیں۔ اپنے اندر نیک تبدیلی حقیقی خوبی عزت نفس اور روحانیت پیدا کریں تا حقیقی اور دائمی عزت سے سرفراز ہو کر دنیا کے ہادی اور راہنما بنیں علم حاصل کرنے میں پورا زور لگائیں۔ طلبائے جامعہ کی زندگی "بسطۃ فی العلم والجسم" کی صحیح تفسیر ہونی چاہیئے۔

آپ کا یہ لیکچر طلبائے جامعہ احمدیہ کے لئے بہت ہی ایمان افروز ثابت ہوا۔ بالآخر دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:۔ محمد یوسف سلیم۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۳ء

افتراق امت کی وجوہات اور اس کا علاج

پرویز صاحب کے ماہنامہ "طلوع اسلام" جنوری ۱۹۶۳ء میں علامہ سید احمد السیفی کی ایک کتاب "عقوبۃ الافتراق علی امۃ الواحدہ" کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں کچھ حوالے نقل کئے تھے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں میں جو فرقہ بندی رائج ہوگئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث کو قرآن کریم پر قاضی بنایا گیا ہے۔ چنانچہ خلاصہ مذکور کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

"ہم نے محض نمونے کے طور پر چند احادیث لی ہیں جن سے مختلف فرقے وجود میں آئے ہیں ورنہ تفصیل مقصود ہو تو سینکڑوں ایسی احادیث مل جائیں گی جو باہم متناقض ہیں۔ یہ تناقض اور اختلاف عبادات سے زیادہ معاملات میں ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اللہ نے حدیث پر عمل نہ کرنے پر گرفت شروع کردی تو یہ تکلیف مالایطاق ہوگی۔ کیونکہ اگر یہ ایسی ہی ضروری چیز تھی تو خدا نے کیوں نہ اسے قرآن کی طرح محفوظ کر دیا۔ آج ان مختلف روایات کو دیکھ کر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ فلاں روایت غلط ہے اور فلاں صحیح۔ آج اگر اختلافات کو ختم کرنا ہے تو ہمیں دین کی بنیاد اس کتاب کو قرار دینا ہوگا جو اللہ نے نقص و خطا سے پاک رکھی ہے۔ باطل کی آمیزش جس میں قیامت تک نہیں ہو سکتی اور جس کا یہ دعوے ہے کہ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً (اگر یہ کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتی تو اس میں بہت سے اختلافات پاتے)

قرآن کو بنیاد بنا کر احادیث کو اس کے تابع رکھئے تو بچھڑے ہوئے مل سکتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے رشتے جڑ سکتے ہیں۔ اگر احادیث کو اس پر قاضی بنائیے تو افتراق و اختلاف اسی طرح جاری رہیگا امت واحدہ اسی طرح فرقوں میں بٹ کر یگانوں پر کیچڑ اچھالتی رہے گی اور بیگانے اسی طرح تالیاں پیٹتے رہیں گے (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھیں۔"

(طلوع اسلام جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ ۴۵)

ہم نے اپنے اداریہ میں یہ امر پیش کیا تھا کہ افتراق امت کے اسباب پر غور کرنے کا یہ انداز صحیح نہیں ہے اور یہ کہنا کہ (جیسا کہ طلوع اسلام مذکور میں ایک دوسرے مضمون جو سوال و جواب پر مشتمل ہے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے)

"اس (امت کے افتراق مٹانے (ناقل) کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ مملکت ایسے قوانین بنائے جو قرآن کے مطابق ہوں اور ان کا اطلاق تمام فرقوں کے مسلمانوں پر یکساں ہو۔ اس سے موجودہ تفرقہ اور انتشار رفتہ رفتہ ختم ہو جائیگا اور امت میں وحدت پیدا ہو جائیگی۔"

(طلوع اسلام جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ ۵۸)

محض ایک خوش فہمی ہے کیونکہ مختلف فرقوں کے اختلافات احادیث تک ہی محدود نہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات مختلف تعبیرات بھی ان اختلافات کا باعث ہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ آج جبکہ ہر ایک شخص اپنے آپ کو مجتہد خیال کرتا ہے اور آپ ہی اپنا امام بنا ہوا ہے اگر اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تعامل کسی قدر موجود نہ ہوتا تو صرف قرآن کریم کی بناء پر ہر کوئی بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگ جاتا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود اہل قرآن کہلانے والوں میں بھی آیات اللہ کی تعبیرات میں سخت اختلافات موجود ہیں۔

اگر یہ صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس درد کی دوا کیا ہے۔ مسلمانوں میں جو افتراق ہے وہ کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ "طلوع اسلام" کے سوال کے مطابق جس کا اوپر جواب دیا گیا ہے

"وہ کونسا طریقہ ہے جس سے امت ایک جگہ جمع ہو سکتی ہے؟"

اگرچہ یہ سوال ہمارے خیال میں موزوں نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ علامہ السید احمد السیفی نے بھی ذکر کیا ہے۔ طبائع کا اختلاف ایک فطری امر ہے۔ یہ درست ہے کہ قرآن کریم میں فی الواقعہ اختلافات نہیں ہیں۔ انسانی طبائع اور ذہنی اور فکری استعداد میں اختلافات کو بالکل منفی نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ جیسا کہ مصنف نے کہا ہے اس چیز کو شریعت اختلافات کے لئے کوئی معقول عذر نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ اسلامی شریعت کا مقصد ہی یہ ہے کہ افراد انسانی کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ان اللہ یحب الذین
یقاتلون فی سبیلہ صفاً
کانھم بنیان مرصوص
(سورۂ صف)

اب سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم کی مختلف تعبیرات سے بھی اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں اور مختلف وجود میں آسکتے ہیں۔ تو کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس سے تمام مسلمان ایک محاذ پر جمع ہو جائیں اور طبائع کے اختلافات کو نظر انداز کردیں۔ یہ کہنا تو صحیح نہیں ہے کہ عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ میں اختلافات موجود نہیں تھے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ایسے اختلافات صرف انفرادی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی بناء پر نہ تو اس قسم کی جتھہ بندی معرض وجود میں آئی تھی جیسی کہ اب مختلف فرقوں کی صورت میں نظر آتی ہے اور نہ شریعت کے احکام میں اتنی ہندی کی چندی نکالی جاتی تھی اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان عہدوں میں خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور خلفائے راشدین کی ذات حکم عدل تھی۔ اس لئے شرعی امور میں نہ تو فرقہ بندی ممکن تھی اور نہ اختلافات کی وجہ سے کوئی باہمی خراش پیدا ہو سکتی تھی۔ البتہ شریعت کے اختلافات کی وجہ سے نہیں بلکہ سیاست کی وجہ سے خلافت راشدہ کے آخر میں امت میں تفرقے پیدا ہونے شروع ہو گئے تھے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آج جو ہم فرقہ بندی دیکھتے ہیں اگرچہ ان کی بنیاد شرعی مسائل پر رکھی جاتی ہے لیکن فی الحقیقت ان کی بنیادی وجہ سیاست ہی ہے۔ اگر اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ختم کر دی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ مختلف دینی فرقوں کی باہم تلخیاں بھی ختم ہو جائیں۔ جب تک اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی رہے گی فرقہ بندی کو تقویت ملتی رہے گی۔ اور مسلمان ذرا ذرا سے فرعی اختلافات پر ایک دوسرے کو مٹانے کے درپے رہیں گے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ فرقہ بندی کی ہرگز یہ وجہ نہیں ہے کہ احادیث کو اہمیت دی جاتی ہے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ عقلمند مسلمانوں نے اس پروگرام کو جو تجدید احیائے دین کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیش کیا ہے۔ اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہوا ہے اور اس کی جگہ اپنی عقلیتی تعبیروں کو فروغ دینے کی کوشش جاری کر رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ پروگرام سلسلہ مجددین پر مشتمل ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق مجددین کو نہ بھیجتا رہتا

قرآن کی آیات سُنانے کو اٹھے ہیں

ہم نعرۂ تکبیر لگانے کو اُٹھے ہیں
بتخانوں کو سجدے میں گرانے کو اٹھے ہیں

بخشی ہے ہمیں سائنس مسیحائے زماں نے
قرآن کی آیات سُنانے کو اٹھے ہیں

پھر جھوم کے چھانے لگیں رحمت کی گھٹائیں
پھر آتشِ نمرود بُجھانے کو اٹھے ہیں

پھر شورِ اذا زُلزلت الارض ہے برپا
سوئی ہوئی دُنیا کو جگانے کو اٹھے ہیں

تہذیب عزازیل کے سب توڑ کے پھندے
انساں کو پھر انساں سے بچانے کو اٹھے ہیں

اک نُور کی آغوش میں ہیں احمر و اسود
ہم مشرق و مغرب کو ملانے کو اٹھے ہیں

اللہ نے دیئے ہم کو محمدؐ کے خزانے
تنویر خزانے یہ لُٹانے کو اٹھے ہیں

تو آج دنیا سے اسلام کا نام ہی مٹ چکا ہوتا اور نعوذ باللہ قرآن مجید کی بھی کئی مختلف اور متضاد ایڈیشنیں تیار ہو چکی ہوتیں۔ اور سنت ..... کا تو کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان دانشور لیڈروں نے اپنی عقل کے سہارے اسلام کا شیرازہ بکھیرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ آج جو ہم انتشار دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ نہ تو احادیث ہیں اور نہ قرآن مجید بلکہ اس کی وجہ احادیث اور قرآن مجید کی وہ خود ساختہ تصریحات ہیں جو سیاست اور دیگر اغراض کے لئے اور دیگر اقوام سے متاثر ہو کر کی جاتی رہی ہیں۔ اور اس طرح بدعتوں کا ایک شجر خبیثہ پیدا ہو گیا ہے جس کی لاکھوں کروڑوں زہریلی شاخیں ہر طرف اپنا منحوس وجود پھیلائے ہوئے ہیں۔

اگر مجدد دین نہ پیدا ہوتے رہتے تو کھرے کو کھوٹے سے پاک رکھنا مشکل ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ اسی لئے جاری کیا ہے تاکہ شجر خبیثہ کے اثرات کو دنیا سے زائل کیا جائے اور شجر طیبہ نشو و نما پاتا رہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں فتنۂ انکار حدیث اور احادیث کی اہمیت میں غلو کرنے والے ایسے فرقے پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اعتدال کی راہ سے انحراف کر کے اپنی الگ الگ پگ ڈنڈیاں نکال رکھی ہیں۔ ایسے وقت میں ایک ایسے حکم و عدل کی ضرورت تھی جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے دکھا دے ایک طرف اہل قرآن ہیں جو احادیث کو افتراق ملت کا منبع قرار دیکر ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف اہل حدیث ہیں جو احادیث کو قرآن کریم پر قاضی قرار دیتے ہیں۔ اس تضاد کو رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل بنا کر مبعوث فرمایا ہے جو چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ چنانچہ آپ نے نہایت صفائی کے ساتھ اہل قرآن اور اہل حدیث کا محاکمہ فرمایا ہے۔ ہم یہاں صرف ایک مختصر حوالہ مباحثہ لدھیانہ سے جو مابین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے درمیان ہوا تھا یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"کتاب و سنت کے حجت شرعیہ ہونے میں میرا یہ مذہب ہے کہ کتاب اللہ مقدم اور امام ہے۔ جس امر میں احادیث نبویہ کے معانی جو کئے جاتے ہیں کتاب اللہ کے مخالف واقع نہ ہوں تو وہ معانی بطور حجت شرعیہ کے قبول کئے جائیں گے۔ لیکن جو معانی نصوص بیّنہ قرآنیہ سے مخالف واقع ہوں گے ان معنوں کو ہم ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ جہاں تک ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم اس حدیث کے ایسے معانی کریں گے جو کتاب اللہ کی نص بیّن سے موافق و مطابق ہوں۔ اور اگر ہم کوئی ایسی حدیث پائیں گے جو مخالف نص قرآن کریم ہوگی اور کسی صورت سے ہم اس کی تاویل کرنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے تو ایسی حدیث کو ہم موضوع قرار دیں گے کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے فبای حدیث بعد اللّٰہ و اٰیٰتہ یؤمنون۔ یعنی تم بعد اللہ اور اس کی آیات کے کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ اس آیت میں صریح اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر قرآن کریم کسی امر کی نسبت قطعی اور یقینی فیصلہ دیوے یہاں تک کہ اس فیصلہ میں کسی طور سے شک باقی نہ رہ جاوے اور منشاء اچھی طرح سے کھل جائے تو پھر بعد اس کے کسی ایسی حدیث پر ایمان لانا جو صریح اس کے مخالف پڑی ہو۔ مومن کا کام نہیں ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ فبای حدیث بعدہٗ یؤمنون۔ ان دونوں آیتوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ اسلئے اس جگہ تصریح کی ضرورت نہیں۔ سو آیات متذکرہ بالا کے رو سے ہر ایک مومن کا یہی مذہب ہونا چاہیئے کہ کتاب اللہ کو بلا شرط اور حدیث کو شرطی طور پر حجت شرعی قرار دیوے اور یہی میرا مذہب ہے۔" (مباحثہ لدھیانہ ص۱۰۹)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

۲۷ جنوری ۱۹۶۳ء سے رمضان المبارک اپنی برکتوں سمیت شروع ہے۔ اس مبارک مہینہ کو قبولیت دعا اور صدقہ و خیرات سے گہرا تعلق ہے اسکی ۲۹ تاریخ تک سو فیصدی چندہ ادا کرنیوالے مجاہدین کی فہرست انشاء اللہ حسب دستور سابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعاءِ خاص کیلئے پیش کی جائے گی۔ پس ہر مجاہد کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ دعائیں حاصل کرنے کے لئے رمضان کے دوران اپنا حساب بے باق فرما دے۔

(وکیل المال اوّل)

شذرات

از شیخ خورشید احمد

انقلابات ہیں زمانے کے

مودودی صاحب اور ان کی "جماعت اسلامی" کو ہوا کے رخ کے ساتھ بدل جانے میں یدطولیٰ حاصل ہے۔ وقتی مصلحتوں اور ذاتی مفاد کی خاطر اپنی لکھی ہوئی باتوں سے منحرف ہو جانے میں بھی انہیں تامل نہیں مثلاً

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا جب عرب کی سعودی حکومت کے متعلق "جماعت اسلامی" کے امیر کے خیالات یہ تھے:۔

"نالائق حکمران اپنے دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں انہوں نے اہل عرب کو علم اخلاق تمدن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں کہ وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہے نہ اسلامی زندگی ہے..... بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اور الٹا کھو آتے ہیں وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم اب پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں۔ خدا کا گھر ان کے لئے جائداد بن گیا ہے اور اس گھر سے عقیدت رکھنے والوں کو وہ آسامی سمجھتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی تنخواہیں پانیوالے ایجنٹ مقرر ہیں تاکہ اسامیوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں..... یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گزاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جسنے جتھگری کے کاروبار کی جڑھ کاٹ دی تھی بھلا جہاں عبادت کرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا ہو جہاں عبادتگاہوں کو ذریعہ آمدنی بنا لیا گیا ہو..... ایسی جگہ عبادت کی روح کہاں رہ سکتی ہے"! (خطبات مولانا مودودی صاحب طبع ہفتم ۱۹۵۱ء)

یہ سب کچھ لکھنے اور شائع کرنے کے بعد اتفاق یہ ہوا کہ انہی عرب کے "نالائق حکمرانوں" نے مودودی صاحب کو ایک بڑی "اسامی" سمجھ کر اپنے ہاں آنے کی دعوت دے ڈالی جس کی وجہ سے شاہ سعود سے انکے راہ و رسم بڑھے نتیجہ یہ ہوا کہ وہی لوگ جو ان کی نظر میں پہلے "بنارس اور ہردوار کے پنڈت" تھے۔ اب وہ ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور وہی شاہ سعود جنہیں پہلے "حرم کعبہ کے مہنت" کہا جاتا تھا جب مودودی صاحب انکے دربار میں حاضر ہوئے تو ان کی یوں قصیدہ خوانی کی گئی کہ:۔

"ہم جلالۃ الملک کو انکے پاکستانی بھائیوں کا سلام پہنچاتے ہیں جو جلالۃ الملک کے لئے نیک تمنائیں رکھتے ہیں اور جلالۃ الملک کو کتاب و سنت کا حامی سمجھتے ہیں اور انہیں پوری توقع ہے کہ جلالۃ الملک کے ہاتھوں اسلام از سر نو تازہ ہوگا اور اس مادہ پرستی کے دور میں جبکہ اسلام مسافرانہ بے کسی کی حالت سے دو چار ہے جلالۃ الملک کی مساعی اسلام کو عظمت پارینہ سے ہمکنار کریں گی"! (ایشیاء ۷ فروری ۶۲ء)

گویا ہوا کے رخ اور وقت کی مصلحت نے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا ڈالا اور بنارس و ہردوار کے "مہنت" کو "جلالۃ الملک" اور اسلام کی عظمت پارینہ کا نشان بنا دیا۔ بایں ہمہ دعویٰ یہ ہے کہ دنیا میں صرف ہم ہی "صالح" اور "صالح قیادت" کے علمبردار ہیں ؎

انقلابات ہیں زمانے کے

کام کرنے کا ایک وسیع میدان

روزنامہ شہباز پشاور رقمطراز ہے:۔

"ادارہ اصلاح معاشرہ پشاور کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت سید ظفر علی شاہ صاحب منعقد ہوا..... ایک قرارداد کے ذریعہ اہالیانِ پشاور سے اپیل کی گئی ہے کہ بیاہ شادی اور دوسری تقریبات پر رقص و سرود وغیرہ کو بند کر دیا جائے اور اس طرح اپنی بلند اخلاق کا ثبوت دیں اور اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی کو لغویات پر صرف کرنے سے بچائیں"۔ (شہباز ۱۵ جنوری ۶۳ء)

ادارہ اصلاح معاشرہ پشاور اگر اپنی مساعی کو صرف قرارداد پاس کرنے تک محدود نہ رکھے بلکہ اسکے لئے مختلف ذرائع سے عملی جدوجہد بھی کرے تو یہ ایک مفید قابل قدر اور قابل تقلید اقدام ہوگا۔ ہمارے ملک میں معاشرہ کی غیر اسلامی رسوم کی اصلاح کے سلسلے میں کام کرنے کا ایک وسیع میدان موجود ہے کاش کہ ملک و ملت کی سچی اور بے لوث محبت و ہمدردی رکھنے والے اصحاب منظم رنگ میں یہ کام سرانجام دینے کا بیڑا اٹھائیں۔ ہمارے ہاں مذہب اور سیاست کے نام پر ہنگامے بپا کرنے اور کرسی اقتدار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنیوالی انجمنوں اور اداروں کی تو کمی نہیں لیکن معاشرہ کی ان خرابیوں کو جو ہمارے عوام کی صلاحیتوں کو گھن کی طرح کھائے جا رہی ہیں دور کرنے کی مخلصانہ اجتماعی کوشش کرنیوالے ادارے ہمارے ہاں نہ ہونے کے

عزیزم محمد یحییٰ خان کی وفات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

محترم محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم ابن حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جو ۲۴ جنوری ۱۹۶۳ء کو راولپنڈی میں واقع ہوئی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے اپنے قدیمی تعلق کی بناء پر ذیل کا مختصر مضمون رقم فرمایا ہے اور اس میں حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب رضی کے اوصاف پر بھی روشنی ڈالی ہے (ادارہ)

کل نفس ذائقۃ الموت کا پاک کلمہ ایک عظیم احسان خداوندی ہے جو وحی قرآن پاک میں ثبت ہے بے شک تاریخ عالم کے تھوڑے سے مطالعہ سے بھی پتہ چل جاتا ہے کہ آج تک ان گنت انسان اس زمین پر پیدا ہوئے اور انہوں نے حسب استطاعت اپنی زندگی کے آثار دکھلائے لیکن وہ مستقل طور پر اپنی زندگی کو قائم نہ رکھ سکے اور بالآخر ایک ایک کرکے اس جہان سے گذر گئے یہ امر ظاہر و باہر ہے اور کسی بھی دلیل کا محتاج نہیں کہ ہر متنفس جو پیدا ہوتا ہے اسے بالآخر موت سے دوچار ہونا پڑتا ہے ایسی ظاہر اور عیاں بات کا خدا کی الہامی کتاب میں ذکر کچھ معنی رکھتا ہے۔ خدائے علیم و بصیر جانتا تھا کہ مرور زمانہ سے ایک باطل عقیدہ دنیا میں پھیل جائے گا وہ عقیدہ یہ ہے کہ یسوع مسیح یعنی عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے خدا کے داہنے ہاتھ زندہ بیٹھے ہیں پس اس پاکیزہ کلمہ سے سچی توحید کے سچے علمبردار مسلم کو متنبہ کر دیا کہ تم ایسے باطل عقیدہ کا شکار نہ بن جانا ہر ایک جو پیدا ہوتا ہے اسے ایک بار موت کا مزہ چکھنا پڑتا ہے تب ہی وہ اپنے خالق و مالک حقیقی کی طرف رجوع کر سکے گا۔

سو پیارے بھائی محمد یحییٰ خان کی وفات کی خبر مکرم مسعود احمد خاں دہلوی کی جانب سے ان کے عزیز بچے کے ذریعہ جب مجھے پہنچی تو

انا للہ وانا الیہ راجعون

کا سچا کلمہ فوراً منہ سے نکلا اور میں خدائی منشاء کے ساتھ متفق ہو گیا مگر کسی دوست کی جدائی وجود کو ہلائے بغیر نہیں چھوڑتی موت کی خبر سننے والا شخص بظاہر اپنے آپ کو زندہ پاتا ہے لیکن وہ محسوس کرتا ہے کہ دوست کے گزر جانے کی وجہ سے کچھ چیز اس کے اندر سے بھی نکل گئی ہے۔ وہ چیز یہ امید ہے کہ دوست زندہ ہے کبھی نہ کبھی ملاقات ہو ہی جائے گی اس طرح پر ایک جزوی موت اس پر بھی وارد ہو جاتی ہے اور جب وہ پے در پے دیکھتا ہے کہ اس کے عزیز و اقارب اور پیارے دوست اس دنیا سے گذر گئے تو سمجھ لیتا ہے ایک دن اس کی باری بھی آنے والی ہے اس احساس سے اس کی دنیا پرستی کی زندگی کو دھکا لگتا ہے اور وہ موت کے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر میت کا جنازہ پڑھنا، اسے کندھا دینا، عزت کے ساتھ اس کو دفن کرنا یہ سب تقاضے نفس آرام طلب پر ایک موت وارد کرتے ہیں کیا ہی احسان ہے اسلام کا کہ جنازہ کی نماز پڑھنا۔ میت کو کندھا دینا اور قبرستان تک جانا ان سب باتوں کو ثواب کا بہت بڑا موجب قرار دیا ہے اسی طرح ذکر موت کو بھی ثواب قرار دیا گیا ہے اس سے بھی انسان کے نفس پر ایک موت وارد ہوتی ہے اور روح خدا تعالیٰ کی طرف راغب ہوتی ہے اور اس عمل سے ایک عجیب قوت ملتی ہے کہ انسان اپنے پیاروں سے جو اس دنیا سے گزر گئے ہیں ایک رنگ میں ملاقات کر لیتا ہے۔

بعد ہذا تحریر ہے کہ محمد یحییٰ خان مرحوم ابن حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب مرحوم رضی مجھ سے محبت رکھنے والے دوست تھے اور مجھے ان سے محبت تھی اور ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایک خاص لطف حاصل ہوتا تھا جس کی زیادہ وجہ یہ تھی کہ مرحوم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی تصویر تھے شکل بھی ملتی تھی اور عادات بھی اور طرز کلام بھی۔

حضرت مولوی محمود حسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت کم احباب جانتے ہیں کیونکہ انہیں وفات پائے چھیالیس سینتالیس سال ہو گئے ہیں۔ ان کا اسم گرامی صحابہ ۳۱۳ کی فہرست میں بلکہ ازالۂ اوہام میں بیان شدہ اخبار میں بھی موجود ہے لیکن میرے جیسا شخص جو پٹیالہ کی مٹی سے پیدا ہونے والا ہے جہاں پر حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گذارا تھا انہیں ہرگز بھلا نہیں سکتا میری خوش قسمتی ہے کہ عقل و شعور کے شروع ہوتے ہی حضرت مولوی صاحب رضی کی گفتار و کردار کی تصویر سامنے آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولوی صاحب رضی یوں تو نحیف سے آدمی ہیں لیکن کمال درجہ کسیر چشم ہیں رفتار میں باوجود معمر ہونے کے خوب تیزی ہے لباس اگرچہ غریبانہ ہے لیکن شرافت کے آداب لئے ہوئے ہے چہرہ باطنی خوشی کو ظاہر کرنے والا ہے جسم کسی آرام و آسائش کا خواہاں نہیں۔ جسم دبلا پتلا ہے لیکن مجذوبی حرکات و سکنات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے عشق میں مر رہا ہے اور پھر اسی کی یاد سے زندہ ہے غالباً غالب نے اپنے معشوق کے ساتھ دوہرے تعلق کی وجہ سے ہی یہ شعر کہا ہے ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی جس معشوق کے فراق میں مر رہے ہیں جی بھی تو رہے تھے اسی کے حسن کے تصور سے۔

آخر ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضرت مولوی محمود حسن خان رضی پیارے احمدؑ کے عشق میں مر رہے ہیں اور ان کے حسن کی فراوانی کی وجہ سے اپنی غربت اور سادگی میں بھی نہایت خوش و خرم ہیں اور خود اس قدر خوبصورت بن گئے ہیں کہ میرے جیسا حسن پسند ان پر مرنے لگ گیا وہ میری آنکھ کا تارا بن گئے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میرے مخفی عشق کی خبر ان کو بھی ہو گئی اور بوقت سفر آخرت مجھے ہی اپنی اولاد پر مقدم کرتے ہوئے ایک اہم وصیت کی اور یہ کہتے ہوئے کہ مجھے آپ پر اعتبار زیادہ ہے۔ اے اللہ تو ان محترم کی روح پر رحمتیں نازل فرما اور ان کے آج (۲۴ جنوری ۶۳ء) فوت ہونے والے بیٹے محمد یحییٰ خان پر بھی غفر کی چادر ڈال دے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرما۔ آمین۔

بقیہ تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ

۱۔	حافظ عبد الجلیل صاحب اعوان۔	جماعت احمدیہ گجرات
۲۔	حافظ عبد الکریم صاحب	″ خوشاب
۳۔	حافظ محمد امین صاحب	دار الرحمت وسطی ربوہ
۴	حافظ عباس علی صاحب	مسجد دار البرکات ″

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رمضان المبارک کے لئے رعایتی اعلان

رسالہ الفرقان کی سالانہ قیمت میں اس رمضان المبارک میں نئے خریدار بننے والوں کے لئے یہ رعایت کی گئی ہے کہ وہ چھ روپے سالانہ کی بجائے پانچ روپے بھیج کر سال بھر کے لئے خریدار بن سکتے ہیں یہ رعایت صرف نئے خریداروں کے لئے اس شرط سے ہے کہ ان کی رقم پانچ روپے آخر رمضان المبارک تک دفتر میں پہنچ جاوے

(مینجر الفرقان ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ یکم فروری سے ۷ فروری تک ہفتہ وصولی منائیں

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری کو ختم ہو رہی ہے لیکن مجالس کی طرف سے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار تسلی بخش نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ اب تک جو بقایا جات اکٹھے ہو چکے ہیں ان کی وصولی کے لئے تمام مجالس مہم کی شکل میں کوشش کریں مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے یکم فروری ۱۹۶۳ء سے سات فروری ۱۹۶۳ء تک ہفتہ وصولی منائیں اور جب ہفتہ ختم ہو جائے تو اپنی کوششوں اور ان کے نتائج کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ذیابیطس اور دیگر عوارض سے ان کی دائیں آنکھ بند رہنے لگ گئی تھی اب بفضل تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار تھیں وہ بفضلہ رو بصحت ہیں احباب کی خدمت میں ان ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میرے والد مکرم مرزا برکت علی صاحب کو چند دن ہوئے مسجد میں گرنے کی وجہ سے چوٹیں آگئیں ہیں جس کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ و دیگر احمدی بھائی اور بہنیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (صالحہ طلعت بنت مرزا برکت علی صاحب ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ دو سال سے دل و اعصابی امراض سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں زیادہ تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا فرماویں

(مجید احمد احمدی گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور)

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری والدہ مرحومہ استانی کرم بی بی صاحبہ بنت حضرت مولوی گلاب دین صاحب رہتاسی مرحوم ۴ر ستمبر ۱۹۶۲ء کو بوقت ساڑھے چار بجے صبح فوت ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اسی دن جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچا کر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ والدہ مرحومہ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئیں ۱۹۰۵ء میں شادی کی اور ۱۹۰۵ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا قادیان جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے جاتی رہیں، پابند صوم و صلوٰۃ تھیں نہایت دلیر اور ہر دلعزیز تھیں چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور دوسروں کو بھی برابر اس کی تلقین کرتی تھیں ہمسایوں کے ساتھ نہایت ہی اعلیٰ سلوک کرتی تھیں اپنے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتیں۔

آپ نے ۹۷-۱۸۹۶ء میں پرائمری پاس کی میرے مرحوم والد عزیب اللہ صاحب نے ۱۹۰۵ء سے ۱۹۱۶ء تک محکمہ جنگلات میں ملازمت کی ان کی بیماری کے آغاز میں والدہ مرحومہ ان ٹرینڈ استانی کے طور پر پنڈ دادنخاں گرلز سکول میں ملازم ہو گئیں۔ دو چار ماہ کے بعد کالا گجراں ضلع جہلم تبدیل ہو گئیں ۱۹۱۷ء میں مرحومہ کے والد مولوی گلاب دین صاحب مرحوم کی کوشش سے موضع جنڈیالہ تبدیل ہو گئیں ۱۹۲۰ء میں اے ڈی آئی برائے معائنہ تشریف لائے اور سکول کے بہتر ہونے کی صورت میں مشورہ دیا کہ آپ کا خاوند بیمار رہتے ہیں آپ عیالدار بھی ہیں مناسب ہے کہ نارمل پاس کر لیں، ۱۹۲۱ء کو سات بچوں اور بیمار خاوند کو ساتھ لے کر راولپنڈی نارمل سکول داخل ہو گئیں اس وقت صرف دس روپے وظیفہ ملتا تھا اور گذارہ بمشکل کرتی تھیں لوور ڈگ کی لڑکیوں کے پارچات رات کو دھوتی تھیں اور ان کی اجرت سے کتب منگا کر بچوں کی تعلیم پوری کرتی رہیں اسی دوران میں بڑا لڑکا عبد الغفور پانچ سال کا ان کی عدم موجودگی میں فوت ہو گیا پھر دو لڑکیاں فوت ہو گئیں مگر صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔

والدہ مرحومہ عرصہ ۹ ماہ دمہ کی بیماری میں مبتلا رہیں علاج کراتے رہے مگر اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا آپ نہایت ہی خلیق اور صابر تھیں سادہ لباس سادہ غذا اور سادہ زندگی گذاری۔ اپنے پیچھے پوتوں پڑپوتوں کے علاوہ تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔

درویشان قادیان اور سلسلہ کے اصحاب سے درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ کے لئے دعا کریں کہ مولا کریم ان کے درجات بلند کرے اور بہشت میں جگہ دے آمین ثم آمین۔

(محمد الدار ہیچر ملک عبد الواحد رہتاسی)

چندہ تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی ربوہ

ایک نوجوان کا قابلِ قدر نمونہ

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے ایک نیک نوجوان قاضی رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی نے محلہ کی مسجد کی تعمیر میں ایک صد روپیہ دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور مال میں برکت دے ہیں دیگر احباب سے بھی یہ امید رکھتا ہوں کہ ہر ایک جتنی زیادہ سے زیادہ رقم خدا تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر کے لئے دے سکتا ہے عطا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ یہ عمارت بفضلہ تعالیٰ تکمیل کو جلد از جلد پہنچ جائے ابھی تقریباً چھ ہزار روپیہ مزید فراہم کرنا ہے اور تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔

(خاکسار محمد شفیع صدر دار الرحمت وسطی ربوہ)

داخلہ جے وی۔ ایس وی کلاسز: درخواستوں کے لئے آخری تاریخ محکمہ تعلیم نے ۲۸/۲/۶۳ مقرر کی ہے امیدواران اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر کو مجوزہ فارم میں ارسال کریں۔

داخلہ جے۔ اے، وی زنانہ کلاس ۶۵-۱۹۶۳: گورنمنٹ ٹریننگ سکول نارمن پشاور میں اپریل ۶۳ء شرائط ایف اے۔ ایف ایس سی۔ داخلہ بنا بر قابلیت۔ آخری تاریخ برائے درخواست بنام ڈائریکٹر ایجوکیشن (DIRECTOR EDUCATION) پشاور ریجن پشاور ۲/۶۳ مجوزہ فارم دفتر ڈائریکٹر یا ڈپٹی انسپکٹرس یا ڈسٹرکٹ انسپکٹرس سے حاصل کریں (اپ ٹ ۲/۲۲)

داخلہ کیڈٹ کالج پٹارو: سات سالہ کورس میٹرک تک اور دو سالہ سکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (انٹرمیڈیٹ سائنس انجینئرنگ) کے لئے۔ فیس ہشتم تا دہم ۱۳۰/- ماہوار اور دہم سے اوپر ۱۲۵/- ورودی جیب خرچ و اخراجات سفر علاوہ۔ وظیفہ بنا بر قابلیت و آمد والدین عمر داخلہ ہشتم ۱۲ تا ۱۴ ء انتخاب بذریعہ امتحان تحریری انگلش ریاضی و اردو۔ انٹرویو۔ میڈیکل بورڈ۔

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۳/۶۳ ۳۱۔ امتحان ۶/۴/۶۳ بمقام کراچی، حیدر آباد لاہور سکھر۔ انٹرویو کراچی۔ حیدر آباد لاہور صرف۔ پراسپکٹس و فارم درخواست ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر ارسال کر کے پرنسپل سے طلب کریں۔ (اپ ٹ ۱/۲۵)

(نظارت تعلیم ربوہ)

جلسہ سالانہ پر گمشدہ اشیاء

مندرجہ ذیل احباب کی مندرجہ اشیاء جلسہ سالانہ پر کھوئی گئی ہیں اگر کسی دوست کو اس کے بارے میں کچھ علم ہو یا اگر کوئی دوست غلطی سے یہ سامان اپنے سامان کے ساتھ لے گئے ہوں تو متعلقہ احباب یا نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ ملک مطیع الرحمٰن صاحب عمر سٹریٹ ۳۱ مکان ۱۵ گرھی شاہو لاہور یا ملک رفیق احمد خاں صاحب ۱۶۷ ریلوے روڈ عارف منزل لاہور (ایک عدد چمڑے کا اٹیچی کیس جس پر نام معہ پتہ کی چٹ بھی لگی ہوئی ہے)

۲۔ محمد شفیع صاحب ہشیڈ کلرک مکان نمبر ۲۲۷/۷ ڈھوک رتہ راولپنڈی کا ایک عدد چمڑے کا اٹیچی کیس۔

۳۔ نعیمہ اختر صاحبہ معرفت احمد صاحب مکان نمبر ۳۱۵ کھاریاں ضلع گجرات کا ایک عدد سوٹ کیس۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

محترم چوہدری عبد الغنی صاحب پینٹ کالونی لائل پور امسال بی اے (Remaining Subjects) کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت ان مبارک ایام میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔ (رمضان احمد ظفر ربوہ)

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

(از مکرم ناظر صاحب تعلیم ربوہ)

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں

خلاصہ سکیم جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے، اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ۵/۲ وظائف پر خرچ ہو گا باقی ۵/۳ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا چھٹے سال ۵/۲ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ۵/۲ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالفعل یا

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:-

اوّل:- زمیندارہ قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مخلص بالذات کا۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہو گا (یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی) چہارم پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہو گی اور مخلص بالذات صاحب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا اور مخلص بالذات کہلائے گا یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے ممبران بطور قرضہ حسنہ دیے گئے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۹ جنوری ۔ پاکستان اور نیپال کے درمیان کل صبح یہاں سٹیٹ بنک کی عمارت میں تجارتی راہداری کے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ملک ایک دوسرے کے علاقے سے اپنا مال گزار کر کسی تیسرے ملک کو برآمد کر سکیں گے۔ اسی طرح وہ کسی دوسرے ملک سے ایک دوسرے کے علاقے کے راستے مال درآمد بھی کر سکیں گے معاہدے پر دستخط کرنے کی رسم کے بعد ایک اعلان میں بتایا گیا کہ اس معاہدے کی رو سے دونوں ملک ایک دوسرے کے علاقے سے جو مال گزاریں گے اس پر کسی قسم کا محصول نہیں لیا جائے گا۔ یہ معاہدہ کل سے نافذ العمل ہو گیا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ دو سال کے لئے کیا گیا ہے۔ تاہم تجدید کے بغیر بھی مزید ایک سال کے لئے جاری رہے گا۔

• نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ گذشتہ ہفتے کے روز کانپور سے قریباً بارہ میل دور اناؤ ریلوے سٹیشن پر قریباً پانچسو طلباء نے ایک فوجی دستہ پر شدید سنگ باری کی اور اینٹیں برسائیں، جس سے اکتیس فوجی زخمی ہو گئے۔ پولیس نے پچپن طلباء کو گرفتار کر لیا۔ یہ طلباء یوم جمہوریہ کی تقاریب دیکھنے کے بعد گھروں کو واپس جا رہے تھے۔

بتایا جاتا ہے کہ کانپور کے کچھ طلباء جو یوم جمہوریہ کی تقاریب دیکھنے کے لئے لکھنؤ گئے ہوئے تھے۔ جب اپنے گھروں کو واپس جاتے ہوئے اناؤ ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو ریلوے کے عملہ سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ فوج کے ایک دستہ نے جو اسی ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ طلباء کے طرز عمل پر اعتراض کیا۔ جس کے نتیجہ میں طلباء اور فوجیوں میں سخت تصادم ہو گیا۔

• ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ مشرقی پاکستان اسمبلی میں ناقص طریقہ سے ضمنی بجٹ پیش کرنے کے باعث اسمبلی میں جو بحران پیدا ہو گیا تھا وہ کل ختم ہو گیا صوبائی وزیر خزانہ مسٹر حفیظ الرحمان نے ضمنی بجٹ واپس لے لیا۔ وزیر خزانہ نے اعتراف کیا کہ انہوں نے غلط طریقہ سے ضمنی بجٹ پیش کیا تھا، غلطی کی نشاندہی پر انہوں نے سپیکر کا شکریہ ادا کیا۔ ایوان نے انہیں بجٹ واپس لینے کی اجازت دے دی۔ بعد میں وزیر خزانہ نے از سر نو ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا۔ نئے ضمنی بجٹ پر آج سے بحث شروع ہو گی۔

• لنڈن ۲۹ جنوری۔ انڈونیشیا کے رضاکار دستے برونئی پہنچ گئے ہیں۔ اس اطلاع کے بعد آج برطانیہ کی چھاتہ فوج برونئی کے جنگلوں میں اتار دی گئی۔ برطانیہ کی ریزرو فوج کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے اس کی تردید کی ہے کہ انڈونیشیا کے رضاکار برونئی کے علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں یا برونئی کی سرحد پر تیار کھڑے ہیں۔

• راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ مرکزی وزیر صحت و معاشرتی بہبود جناب رانا عبدالحمید نے کل یہاں کہا کہ ان ڈاکٹروں اور نرسوں کے خلاف کارروائی سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ جو فرائض سے اغماز اور لاپرواہی برتتے ہیں۔ انہوں نے ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ اپنے مقدس فرض سے لاپرواہی برتنے والے ڈاکٹر اور نرسیں "قومی مجرم" ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ مسئلہ صوبائی ہے لیکن مرکزی حکومت بھی اس قسم کے معاملات پر کڑی نظر رکھتی ہے۔ چنانچہ اسکو جہاں بھی یہ پتہ چلا کہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی برتی جا رہی ہے۔ وہ سخت ترین اقدامات کرے گی۔ مرکزی وزیر صحت نے مزید کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ اپنی تمام شکایات متعلقہ افسروں اور صوبائی حکومت کے علم میں لائیں تاکہ ان کو دور کیا جا سکے

• ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ مشرقی پاکستان کے ۲۹ ایبڈو زدہ سیاستدانوں میں سے ایک نے معافی کی درخواست دے دی ہے۔ سرکاری طور پر یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ یہ درخواست کس کی ہے۔ لیکن خیال کیا جا رہا ہے کہ مشرقی پاکستان اسمبلی کے سابق سپیکر عبدالحکیم نے یہ درخواست دی ہے۔

• ماسکو۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک روسی آبدوز برف کی تہہ کے نیچے سفر کر کے قطب شمالی تک پہنچ گئی ہے اس آبدوز کے کمانڈر کیپٹن لیو جلیتوف نے گذشتہ روز بتایا کہ وہ اپنے سفر کے دوران قطب شمالی سے بھی آگے پہنچ گئے تھے اور واپسی میں اسی راستہ سے ہو کر گزرے آپ نے ان خبروں کی تردید کی کہ امریکہ کی ایٹمی آبدوزیں اس جگہ پہنچ سکتی ہیں جو کہ روسی آبدوزوں کی پہنچ سے باہر ہیں آپ نے بتایا کہ روسی زیر آب دستہ اس قدر مضبوط ہے کہ وہ دنیا کے ہر سمندر میں پہنچ سکتا ہے جب کہ امریکہ قطب شمالی تک پہنچنے میں تین بار ناکام ہو چکا ہے

• انڈونیشیا کے چیف آف سٹاف میجر جنرل احمد جانی مغربی نیوگنی میں متعین فوجی دستوں کے معائنہ کے لئے پیر کے روز مغربی نیوگنی روانہ ہو گئے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ آپ کا یہ دورہ دفاعی سلسلہ میں ہے آپ آئندہ جمعہ تک واپس جکارتہ پہنچ جائیں گے۔

• کوالالمپور۔ ملایا کے صوبہ کلنتن کی حکومت صوبہ میں اسلامی تعلیمات کا ایک ادارہ قائم کرنا چاہتی ہے حکومت اس سلسلہ میں ایک منصوبہ پر غور کر رہی ہے صوبہ کے نائب وزیر اعظم مسٹر محمد بن ناصر نے گذشتہ روز یہاں اعلان کیا کہ یہ ادارہ حکومت کے اس منصوبہ کا ایک حصہ ہو گا جس کے تحت اس علاقہ میں اسلامی تعلیمات کی سہولتوں کو وسعت دی جائے گی۔

• کراچی ۲۹ جنوری: کل نیپالی حکومت اور پاکستان کے نمائندوں میں ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کے تحت فروری کے آخر تک کھٹمنڈو اور ڈھاکہ کے درمیان براہ راست ہوائی سروس شروع ہو جائے گی۔ اس راستہ پر رائل نیپالی ائیرلائنز اور پاکستان انٹرنیشنل ائیرلائنز کے طیارے پرواز کیا کریں گے۔ دونوں فضائی کمپنیاں باہمی اشتراک کے ذریعہ سروس شروع کرنے کی تاریخ اور انتظامات کے بارے میں فیصلہ کریں گی۔

• قاہرہ ۲۹ جنوری، قاہرہ کے ایک ہفت روزہ نے کل انکشاف کیا کہ فرانس الجزائر کے صحراؤں میں ایٹمی تجربہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ خبر رساں ایجنسی نے ہفت روزہ کے حوالہ سے بتایا ہے کہ الجزائر کے حکام نے اس قسم کے کسی فرانسیسی منصوبہ سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔

• لائل پور ۲۹ جنوری۔ کل الکسان ٹرانسپورٹ کمپنی کی ایک بس الٹ گئی جس سے نو اشخاص زخمی ہو گئے ان میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ بس کو یہ حادثہ لائل پور سے تقریباً چالیس میل دور گالیہ ٹوبہ روڈ پر پیش آیا۔ آمدہ اطلاع کے مطابق بس لائل پور سے ٹوبہ ٹیک سنگھ جا رہی تھی راستے میں ڈرائیور نے ایک بیل گاڑی سے آگے نکلنے کی کوشش کی مگر وہ تیز رفتار بس پر قابو برقرار نہ رکھ سکا اور بس الٹ گئی، نو اشخاص زخمی ہو گئے۔

• جکارتا ۲۹ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے کل یہاں اس بات کی تردید کی کہ انڈونیشی فوجیں سارواک کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ سارواک اور برونائی کی سرحد ملتی ہے۔ برونائی میں حال ہی میں برطانیہ کے خلاف بغاوت ہوئی تھی۔

• لاہور ۲۹ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے ایچ ایل، ایل فشر کی لکھی ہوئی "اے ہسٹری آف یورپ" نامی کتاب کی تمام جلدیں ضبط کر لیں۔ کیونکہ اس میں ایسا مواد دیا گیا تھا جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات وغیرہ برانگیختہ ہونے کا امکان تھا۔

• کراچی ۲۹ جنوری۔ زراعتی کالج ڈھاکہ کے ۳۳ طلباء کی ایک جماعت مغربی پاکستان کے دورے پر گذشتہ روز یہاں پہنچ گئی یہ طلباء ۳۰ جنوری تک کراچی کے مختلف علاقوں کی تفریح کریں گے اور بعد ازاں لاہور، پشاور، ملتان اور لائل پور کے دورے پر روانہ ہوں گے۔

اعلانِ نکاح

چوہدری محمود احمد صاحب ولد چوہدری منظور احمد صاحب کا نکاح طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے خاکسار نے مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۳ء کو پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ شادی خانہ آبادی ہر دو خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے باعث برکت ہو۔ آمین۔

(خاکسار عبدالغفار امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدر آباد)

۲۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ساکن نصرت آباد اسٹیٹ (سابق سندھ) کا نکاح ہمراہ حنیفہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری جھنڈے خاں مرحوم (جن کا سرپرست چوہدری عبداللہ صاحب کاٹھاں ساکن نصرت آباد اسٹیٹ ہے) بعوض مبلغ پندرہ سو روپیہ (-/۱۵۰۰) حق مہر خاکسار غلام مصطفیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد نے مورخہ ۵-۱-۶۳ کو پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر طرح بابرکت بنائے۔

(خاکسار غلام مصطفیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ آجکل جہلم میں سخت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحتیابی عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جہلم)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے نثار احمد سلمہ (مکینیکل ڈرافٹسمین حال ڈرائنگ ماسٹر فورٹ عباس) نے ایف اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مفید فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد احمدی ایس۔ وی ٹیچر ٹاؤن کمیٹی ہائی سکول عارف والہ ضلع منٹگمری

حکومت مذاکرات کو بلا وجہ طول دینا نہیں چاہتی

خارجہ پالیسی میں اچانک تبدیلی ملک کیلئے نقصان دہ ہو گی

راولپنڈی ۳۰ جنوری قائمقام وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا ہے کہ کشمیر کے متعلق پاکستان و بھارت کے مذاکرات کا تیسرا دور ۸ فروری کو کراچی میں شروع ہو گا۔ اور یہ مذاکرات حتمی اور قطعی ہوں گے۔ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ کراچی کے مذاکرات ۱۱ فروری تک جاری رہیں گے۔ لیکن انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ بھارتی حکومت نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے کیا تجویز پیش کی ہیں۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی جلد از جلد ملاقات کا متمنی ہے۔ اور ہمیں اس بات پر تشویش ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق یہ بات چیت غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو جائے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ بھارت کی حکومت مسئلہ کشمیر کے حل کی مخلصانہ خواہش کا ثبوت فراہم کرے گی۔ اس لئے پہلے مسٹر بھٹو نے راولپنڈی جانے سے قبل لاہور میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق وزارتی بات چیت اس لئے ترک نہیں کی جا سکتی کہ کچھ لوگ اس پر معترض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس بات چیت کو فضول یا بے معنی سمجھتے ہیں انہیں اپنے نقطۂ نظر پر قائم رہنے کا پورا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہم پر بھی اپنا نقطۂ نظر مسلط کریں۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کا خواہشمند ہے اور ہم بات چیت اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ اس مسئلہ کا کوئی حل دریافت نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ بے مقصد بات چیت نہیں۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ بات چیت کے تیسرے مرحلہ کے لئے پاکستانی وفد کو خصوصی ہدایات کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہدایات پہلے ہی حاصل ہو گئی ہیں۔ اور صورت حال کی مناسبت سے اپنے رویہ میں معمولی تبدیلیوں کا ہمیں اختیار حاصل ہے۔ اس سوال پر کہ آپ محمد علی بوگرہ مرحوم کی جگہ پیکنگ کا دورہ کریں گے مسٹر بھٹو نے کہا کہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ واقعات کیا شکل اختیار کریں گے۔

مسٹر بھٹو نے جن کے بارے یہ اطلاع ہے کہ وہ مستقل وزیر خارجہ مقرر کئے جا رہے ہیں۔ اعلان کیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ خارجہ پالیسی کے ارتقا کا انحصار بین الاقوامی واقعات پر ہے۔ اگر ہم بعض مسائل کے حل کے لئے بعض اقدامات کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خارجہ پالیسی تبدیل ہو رہی ہے۔ محمد علی بوگرہ کا انتقال ایک قومی المیہ ہے لیکن ان کے انتقال سے خارجہ پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ خارجہ پالیسی کا ارتقا فطری اور تدریجی طریقہ پر ہوتا ہے اور اچانک تبدیلی ہمیشہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

قائم مقام وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت کے فضائی دفاع کے اینگلو امریکی منصوبہ کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا اقدام جس سے بھارت کی فوجی طاقت میں اضافہ ہو پاکستان کے لئے تشویش کی بات ہے۔ اس منصوبہ کا محتاط جائزہ لینے کے بعد ہم اپنے ردعمل سے اینگلو امریکی بلاک کو مطلع کریں گے۔

پاکستان اور چیکوسلاوکیہ میں نیا تجارتی معاہدہ کرنے پر اتفاق

دونوں ملکوں میں ۲ فروری سے باقاعدہ بات چیت شروع ہو جائیگی

راولپنڈی ۳۰ جنوری، آج کل یہاں چیکوسلاوکیہ کے غیر سرکاری تجارتی وفد نے وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایم ایم احمد سے ملاقات کی۔ اس موقع پر جوٹ بورڈ کے چیئرمین مسٹر کے ایس عالم بھی موجود تھے۔ چیکوسلاوکیہ کے وفد نے اس غیر رسمی ملاقات میں دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے کے مسائل پر بات چیت کی۔ وفد کے لیڈر مسٹر جوزف ہارن نے تازہ تجارتی معاہدے پر گفتگو کرنے کی ایک تجویز سے اتفاق کا اظہار کیا۔ قبل ازیں پاکستان اور چیکوسلاوکیہ میں ۱۵ اگست ۱۹۶۱ء کو جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا اور ہر سال از خود جس کی تجدید ہو جاتی ہے دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات بڑھانے میں زیادہ مفید ثابت نہیں ہو رہا۔ دونوں ملک ایک نئے معاہدے کے لئے تجاویز مرتب کر چکے ہیں جن پر ۲ فروری سے کراچی میں باقاعدہ بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ ان تجاویز کے مطابق چیکوسلاوکیہ پاکستان سے پٹ سن کپاس اور دیگر مصنوعات خریدے گا اور ان کے بدلے پاکستان کو بجلی کا سامان مشینری مہیا کرے گا۔ چیکوسلاوکیہ کا وفد کل کی بات چیت کے بعد مشرقی پاکستان روانہ ہو گیا جہاں سے وہ واپس لاہور آئے گا۔ ہوائی اڈہ پر پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق چیکوسلاوکی وفد کے لیڈر مسٹر ہارن نے گزشتہ روز یہاں کہا کہ حکومت چیکوسلاوکیہ پاکستان کی طرف سے تبادلۂ اشیاء کے معاہدے اور طویل المیعاد قرضہ کے حصول کے بارے میں کسی بھی تجویز پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ مسٹر ہارن ایوان صنعت و تجارت کے ارکان سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا وفد اپنی حکومت سے پاکستان سے تبادلۂ اشیاء کی سفارش کرے گا۔

سفیر ترکیہ کی مشرقی پاکستان میں مصروفیات

ڈھاکہ ۳۰ جنوری۔ پاکستان میں ترکی کے سفیر مسٹر ایلڈان نے کل مشرقی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین اے کے ایم حفیظ الدین سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ نورجہاں بیگم بنت شیخ محمد صدیق صاحب شملوی کا نکاح عزیزم شیخ رحمت اللہ صاحب ایم۔ اے ولد شیخ عبدالکریم صاحب آف شیخوپورہ کے ہمراہ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۵/۱/۶۳ یوم جمعہ بوقت چار بجے سہ پہر بمقام چنیوٹ پڑھا۔ تقریب نکاح سے قبل محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن شریف فرمائی۔ بعد ازاں الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ رخصتانہ اسی دن شام کو بعد نماز مغرب عمل میں آیا۔ اس تقریب میں چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع شیخوپورہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا۔ و دیگر علماء کرام و معززین شہر نے شمولیت فرمائی۔ احباب اس رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عمر بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ)

محترم مولوی فضل دین صاحب آف مانگٹ اونچے وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار کے تایا جان محترم مولوی فضل دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۳ء بروز اتوار مطابق یکم رمضان ۱۳۸۲ھ بعد نماز ظہر بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تایا صاحب مرحوم نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے حیدرآباد دکن، صوبہ بہار کانپور، لکھنؤ، شاہجہانپور، بریلی، دہلی اور آگرہ وغیرہ مقامات پر بطور مبلغ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے طریق تبلیغ میں تشفع اور محبت کا پہلو نمایاں ہوا کرتا تھا۔ وفات سے چند سال پہلے آپ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے تھے اور اسی وقت سے آپ مختلف عوارض میں بیمار رہے۔ آپ کی وفات آپ کے آبائی گاؤں مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ آپ کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ جہاں ۲۹ جنوری کو صبح ۹ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی تاج الدین صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے بعد ایک بیوہ ایک لڑکی اور تین لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تایا صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اسمٰعیل اسلم۔ واقف زندگی

دفتر وکالت مال تحریک جدید — ربوہ

احباب سے ضروری گذارش

جملہ احباب کی خدمت میں یہ ضروری گذارش ہے کہ وہ الفضل کے کسی مشتہر سے (خصوصاً زمینوں اور مکانوں وغیرہ کی خرید فروخت سے متعلق) کوئی لین دین کرتے وقت اپنی پوری پوری تسلی کر لیا کریں۔

اس میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴